بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Part 4 کیمیائے سعادت

نئی فصل:

امام غزالی رح نظر بد کی حقیقت بیان کرتے ہیں کہ نظر بد برحق ہے اور بے حد خطرناک ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ نظر بد آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں پہنچا دیتی ہے۔ قرآن پاک کی آیات بری نظر کا توڑ ہیں۔ چاروں قل شریف پڑھ کر گھر کے افراد خصوصاً بچوں پر ہر روز سیدھی آنکھ پر اور الٹی آنکھ پر دم کریں۔ اس سے نظر بد کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ نبوت اللہ کی قربت کا سب سے بڑا درجہ ہے۔ آدمی کے دل کے درجات میں اعلیٰ درجہ ولایت اور اعلیٰ ترین درجہ نبوت ہے۔

نبوت کے درجے کی تین اہم خصوصیات ہیں:

1. جو حال عام انسان پر خواب میں کھلتا ہے، نبوت والے جاگتے میں دیکھتے ہیں۔
2. نبی کا نفس صرف اندر ہی نہیں بلکہ باہر کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ نبی خلق کی خرابی کو دور کرتے ہیں۔
3. عوام کو جو علم سیکھنے سے ملتے ہیں نبیوں کو بغیر سیکھے خود بخود مل جاتے ہیں۔ اسے علم لدنی کہا جاتا ہے۔ یہ غیب کا علم ہے جو خود بخود انبیاء کرام کے دلوں میں القا کر دیا جاتا ہے

انبیاء کرام کے وسیلے سے علم لدنی اولیاء کرام کو بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ان کے قلوب علوم کا مرکز بن جاتے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے "اور سکھایا ہم نے اپنے پاس سے ایک علم" یہ اسی علم لدنی کی طرف اشارہ ہے۔ جس شخص کو یہ تین خاصیتیں حاصل ہو جائیں وہ پیغمبر ہے یا ولی۔ اگر ایک خاصیت بھی ہو تو وہ ولی کا درجہ رکھتا ہے۔ کسی کو ہر ایک صفت کا تھوڑا تھوڑا حصہ ملتا ہے کسی کو زیادہ۔

خاتم الانبیاء رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تین خاصیتیں اللہ تبارک تعالیٰ نے مکمل اور اعلیٰ ترین درجے پر عنایت فرمائیں تاکہ سب ان کی اتباع کریں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت یوں انسانوں پر ظاہر ہوئی کہ وہ غیب کی خبریں دیتے ہیں اور ہمیشہ سچ بولتے ہیں ۔

جن چیزوں کا امیج image ہمارے ذہنوں اور دلوں میں ہوتا ہے وہ اگر ہمارے سامنے نہ ہوں تب بھی ہم ان کے بارے میں سوچیں تو وہ چیز فوراً ذہن میں آجاتی ہے اور نگاہوں کے سامنے اس کی شبیہ اور خاکہ آجاتا ہے ۔ مثلاً ہم نے اپنے والدین کا تصور کیا چاہے وہ ہم سے ہزاروں میل دور ہوں ان کا چہرہ ہماری نگاہوں کے سامنے آجاتا ہے ۔ اسی طرح پھل پھول، برسات، پرندہ، چاند، سورج سب کی تصویریں ہمارے لاشعور میں پھیلی ہوئی ہیں ، ان کے بارے میں تصور کرتے ہیں شعور کی اسکرین پر آموجود ہوتی ہیں ۔ یہاں ایک بہت اہم بات امام غزالی بیان فرماتے ہیں کہ

"حقیقت خداوندی کو کوئی نہیں پہچان سکتا"

اللہ تبارک تعالیٰ کا کوئی عکس، کوئی شبیہ اور کوئی امیج image کسی کے ذہن میں نہیں ہے ۔ صرف خدا ہی اپنے آپ کو پہچانتا ہے ۔ اور امام غزالی رح نے اس بات کو اپنی کتاب "معانی اسماء اللہ" میں دلیلوں کے ساتھ وضاحت سے بیان کی ہے ۔

رسول کو بھی کوئی پوری طرح نہیں پہچان سکتا جیسے اللہ کو نہیں پہچان سکتے ۔ مگر پیغمبر کو پیغمبر پہچان سکتا ہے ۔ یہی شان اولیاء کرام کی بھی ہے ۔ ایک ولی کو دوسرا ولی پہچان لیتا ہے ۔ عام لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خوبیاں ملتی ہیں وہ عام لوگوں والی ہوتی ہے اور اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفے میں خاص الخاص خوبیاں عطا ہوتی ہیں ۔

نبی اور ولی کو اللہ تعالیٰ نے عام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ حسیات عطا فرمائی ہیں اور یہ اللہ کی ان پر خاص عنایت ہے۔

نئی فصل: علم دو طرح کے ہیں ظاہری علوم اور باطنی علوم

امام غزالی کہتے ہیں کہ ظاہری علم تصوف کی راہ میں رکاوٹ ہے اور ان کی وجہ سے انسان الجھاؤ میں رہتا ہے۔ ظاہری علوم حجاب ہیں جس میں انسان باطنی علوم نہیں سیکھ پاتا۔ اس کی مثال وہ یوں بیان کرتے ہیں۔

دل ایک حوض کی طرح ہے۔ حواس خمسہ پانچ نہریں ہیں جن کا پانی اس حوض میں جاتا رہتا ہے۔ اگر کوئی یہ چاہے کہ حوض میں سے صرف اور صرف صاف پانی نکلے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس میں باہر کا پانی نہ شامل ہو اور اندر کی غلاظت کو پہلے صاف کرے۔ باہر والے علم سے جب تک دل خالی نہ ہو جائے تب تک باطنی علم حاصل نہ ہوگا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیکار خیالات اور توہمات سے دل کو خالی کرے، اہل سنت کے دلائل سیکھے۔ باہر کے راستے بند کر دے گا تو اس کے اندر کا نور اس کے دل کو پاک و صاف و منور کر دے گا اور دل نورانی ہو جائے گا۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب عقیدہ مضبوط ہو۔

جو عالم debate یعنی مناظرے کا طریقہ سیکھتا ہے وہ صرف ظاہر میں الجھا رہتا ہے۔ اندرونی علم ذکر و ریاضت کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

جو یہ سمجھے کہ میں کچھ نہیں جانتا وہ بہت بڑا عالم ہے اس لئے کہ عالم کی پہچان یہ ہے کہ جب وہ علم کا جام ہونٹوں سے لگاتا ہے تو اس کی کبھی سیری نہیں ہوتی اور تشنگی بڑھتی جاتی ہے۔ جو علم کے سمندر میں غوطہ لگاتا ہے اس پر اپنی جہالت کے پہلو روشن ہوتے چلے جاتے ہیں اور یہی احساسِ جہالت انسان کو علم کی انتہا تک لے جاتا ہے۔ بالآخر اسے کشف حاصل ہو جاتا ہے۔

اس کے مقابلے میں دوسرا عالم ایسا ہے جو اپنے علم کے نشے میں سرشار ہے۔ جو علم انسان کو متکبر بنا دے وہ اسے جہالت کی پستیوں تک لے جاتا ہے۔ ایسے میں بہت سے جاہل اور جعلی صوفی بھی ہیں جن پر لوگ ان کے حلیے کے باعث یقین کر بیٹھتے ہیں۔ یہ لوگ خدا اور رسول کے دشمن ہیں اور انسانوں کے بیچ شیطان ہیں۔ ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا ضروری ہے۔

تصوّف اور روحانیت کی دنیا میں قدم رکھنے والوں کے لئے ابتداء میں بہت سی مشکلات اور آزمائش کا مقابلہ اور سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے میں یقین مضبوط نہ ہو تو خدشہ ہے کہ قدم ڈگمگا جائیں۔ ایسے وقت میں رہنمائی کے لئے مرشد کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر جب دل جاری ہو جاتا ہے تو صوفی کے دل میں خود بخود علم کے چشمے ~~پھوٹے~~ جاری ہو جاتے ہیں۔ صوفیوں کے خواب سچے ہوتے ہیں۔

انبیاء کرام کا کشف کیمیا کی طرح ہے۔ اولیاء کرام کا کشف سونے کی مانند ہے۔ انبیاء کرام کے وسیلے سے اولیاء کرام کو تصوف و روحانیت کے اعلیٰ مراتب و درجات حاصل ہوتے ہیں۔

نازیہ آکبانی ۔ ہوسٹن